بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Regd No. L. 5254

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَن یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ربوہ

روزنامہ

خطبہ نمبر ۳۷

الفضل

فی پرچہ ۱ر

یوم چہارشنبہ

۲۶ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ | ۱۴ تبوک ۱۳۳۴ھ | ۱۴ ستمبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۲۱۷

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاعات

حضور خیریت سے ہیں اور عام صحت بفضلہ تعالیٰ ترقی کر رہی ہے

حضور نے نماز جمعہ پڑھائی اور سفر یورپ سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر طویل خطبہ ارشاد فرمایا

ربوہ ۱۳ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور مصروفیات کے متعلق کراچی سے کل مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر کی حسب ذیل تین تاریں الفضل موصول ہوئی ہیں:۔

(۱) کراچی ۹ ستمبر پونے آٹھ بجے شام۔ "حضرت صاحب نے آج احمدیہ ہال میں جمعہ کی نماز پڑھائی۔ اور ۴۵ منٹ تک خطبہ دیا۔ جو زیادہ تر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان پیشگوئیوں کے متعلق تھا۔ جو حضور کے اس سفر یورپ کے تعلق میں اشاعت اسلام کے بارہ میں ہیں۔ حضور نے خطبہ میں فرمایا۔ کہ اب مغربی ممالک میں اسلام کی طرف واضح رجحانات پیدا ہو رہے ہیں۔ فصل تیار ہو رہی ہے۔ اب صرف فصل کاٹنے والوں کی ضرورت ہے۔ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کر رہی ہے"۔

(۲) کراچی ۱۰ ستمبر پونے ۹ بجے رات۔ "حضرت صاحب نے گزشتہ شام کو کچھ تھکان اور کوفت محسوس کی۔ مگر آج طبیعت بحال ہے"۔

(۳) کراچی ۱۱ ستمبر۔ "حضرت صاحب خیریت سے ہیں۔ اور عام صحت ترقی کر رہی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں"۔

حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں احباب کی طرف سے خوش آمدید کے تار

اور

خطوط بکثرت موصول ہو رہے ہیں

فوری طور پر تمام خطوط کا جواب دینا مشکل ہے۔ دفتر فرداً فرداً ہر خط کا جواب دینے کی پوری کوشش کریگا۔

کراچی ۱۲ ستمبر۔ کراچی سے کل بعد دوپہر ناظر اعلیٰ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر کا حسب ذیل تار موصول ہوا ہے۔

کراچی ۱۰ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی یورپ سے بخیریت واپسی پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں خوش آمدید اور دلی مبارکباد کے تار ٹیلیفون اور خطوط بکثرت موصول ہو رہے ہیں۔ فوری طور پر ان سب کا جواب دینا مشکل ہے۔ اس تار کے ذریعہ ایسے تمام احباب کو ان کے خطوط وغیرہ کی وصول یابی سے مطلع کرنے کے علاوہ ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ دریں اثنا دفتر احباب کی خدمت میں فرداً فرداً ہر تار اور خط کا جواب ارسال کر دے گا انشاء اللہ

اخبار ربوہ

ربوہ ۱۳ ستمبر۔ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ کل دن میں کافی بے چینی رہی۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت میں خدا کے فضل سے کچھ افاقہ ہے مگر کمزوری کافی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے آمین

مراکش میں نئی اصلاحات

فوراً نافذ کرنے کا فیصلہ

پیرس ۱۲ ستمبر۔ حکومت فرانس نے مراکش میں نئی اصلاحات فوراً نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ فرانسیسی کابینہ نے اس فیصلے سے قبل اس وفد کی رپورٹ پڑھی۔ جو مراکش کے جلاوطن سلطان سدی محمد بن یوسف سے بات چیت کرنے مڈغاسکر گیا ہوا تھا۔ فرانسیسی وزیر اعظم موسیو فورے نے رات ریڈیو پر اس فیصلے کا اعلان کرتے ہوئے کہا اس کا مقصد یہ ہے کہ فرانس اور مراکش کے باہمی تعلقات میں ایک تکلیف دہ دور ختم کر دیا جائے۔

شاہ فیصل انگلستان میں

لنڈن ۱۳ ستمبر۔ کل عراق کے شاہ فیصل چھ ہفتے کے دورہ پر لنڈن پہنچ گئے۔ آپ اپنی ذاتی رہائش گاہ میں قیام کریں گے۔ جو لنڈن سے بیس میل دور ہے۔

طاہر بن عمرو کی کابینہ مستعفی ہو جائیگی

تونس ۱۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ تونس میں آج طاہر بن عمرو کی کابینہ مستعفی ہو جائیگی تونسل کے بے آئندہ ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر نئے وزیر اعظم کے تقرر کا اعلان کر دیں گے۔ نئی حکومت مرتب ہونے تک طاہر بن عمرو ہی وزارت عظمےٰ کے عہدے پر کام کرتے رہیں گے۔

روس اور مغربی جرمنی کے درمیان بات چیت میں تعطل

ماسکو ۱۲ ستمبر۔ مغربی جرمنی کے چانسلر ڈاکٹر ایڈینائر نے کل روس کے وزیر اعظم سے پھر ملاقات کی۔ ایک خبر رساں ایجنسی کا کہنا ہے کہ بات چیت میں تعطل پیدا ہو جانے کے باعث یہ مذاکرات ختم ہو گئے ہیں۔ ویسے مسٹر ایڈینائر روسی وزیر اعظم سے کل پھر ملاقات کرینگے جس کے بعد مغربی جرمنی کا وفد ماسکو سے بون روانہ ہو جائے گا۔ ماسکو کے اخبار پراودا نے لکھا ہے کہ مغربی جرمنی کو اسی جذبے سے کام لینا چاہیئے۔ جو جنیوا کانفرنس میں اختیار کیا گیا تھا۔

— لنڈن ۱۲ ستمبر۔ برطانوی فوج کے سو اور سپاہی قبرص پہنچ گئے ہیں۔ یہ علاقہ نہر سویز سے یہاں پہنچے ہیں۔ مزید ۴۰۰ سپاہی آج قبرص پہنچ جائیں گے

مکرم شیخ نذیر احمد صاحب وفات پا گئے — انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ خبر جماعت میں نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے برادر اکبر شیخ نذیر احمد صاحب ۱۱ ستمبر ۱۹۵۵ء بروز اتوار صبح ۱۰ بجے کے قریب لاہور میں انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپکو لاہور میں ہی امانتاً سپرد خاک کیا گیا ہے۔ آپ نہایت مخلص اور سلسلہ کے کاموں میں ذوق و شوق سے حصہ لینے والے بزرگ تھے عرصہ تک جماعت احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی کے پریذیڈنٹ رہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور خود ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۴ار ستمبر ۵۵ء

اسلام پر مستشرقین کا حملہ

آج کل منکرین حدیث کی تردید کے لئے کئی جرائد میں مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ بعض ایسے مضامین میں مستشرقین نے احادیث کے متعلق جو غلط فہمیاں پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ اس کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔ چنانچہ ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور میں مولانا حافظ محمد اسحاق صاحب صدر مدرس دارالعلوم تقویۃ الاسلام لاہور کا ایک مضمون "انکار حدیث کی طوفان خیز آندھیاں" کے زیر عنوان بالاقساط شائع ہو رہا ہے۔ مضمون کی قسط چہارم مندرجہ الاعتصام مورخہ ۹ر ستمبر ۱۹۵۵ء میں صاحب مضمون نے مستشرقین کی اسلام دشمنی کی کسی قدر وضاحت فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"ان لوگوں (مستشرقین۔ ناقل) کی بحث و تحقیق کا محور مندرجہ ذیل امور ہیں:۔

(۱) اسلام کے ہر مقصد اور ہر نصب العین کے متعلق غلط فہمی پیدا کرنا۔

(۲) علماء اور مدبرین اسلام کے خلاف بدگمانی اور نفرت پھیلانا۔

(۳) مختلف ادوار خصوصاً دور اول میں مسلمان معاشرے کو ایک ایسے معاشرے کی صورت میں پیش کرنا جس کا شیرازہ منتشر ہے۔ اور اس کے اکابر انانیت اور نفسانیت کا شکار رہیں۔

(۴) اسلامی تہذیب کو۔ اس کی دائمی انسانی خدمات کی تحقیر اور خود اس کا استخفاف کرنے کے لئے ایسے رنگ میں پیش کرنا جس کو حقیقت سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہے۔

(۵) اسلامی معاشرے کے حقیقی خد و خال سے آنکھیں بند کر کے اس پر لوگوں اور مختلف ممالک کے باشندوں کے اخلاق و عادات کو سامنے رکھ کر تنقید کرنا۔

(۶) نصوص شرعیہ کو خود ساختہ نظریوں کے تابع کرنا اور حسب خواہش ان کی قبولیت یا تردید کے درپے ہونا

(۷) نصوص شرعیہ میں قصداً تحریف کرنا۔ اور موقع نہ ملنے پر ان کے معنی میں غلط فہمی پیدا کرنا۔ ان کو غلط معنی پہنانا۔

(۸) جن ماخذ سے مواد فراہم کرتے ہیں۔ ان کے بارہ میں اپنی مرضی سے فیصلہ صادر کرنا۔ مثلاً کوئی بات کتب ادب سے نقل کی۔ اور اس کی وجہ سے تاریخ حدیث پر اعتراض کر دیا۔ اسی طرح کتب تاریخ سے کوئی چیز لے کر تاریخ فقہ کو مطعون کرنے بیٹھ گئے۔ دمیری کی حیوۃ الحیوان سے نقل کردہ حکایت کو صحیح مان لیا۔ اور امام مالکؒ کی مشہور عالم کتاب مؤطا میں مروی حدیث کی تکذیب کر ڈالی۔ یہ سب کچھ اتباع ہوا اور حق سے رو گردانی کی کرشمہ سازی ہے۔ اور یہ لوگ اسی جذبہ کے تحت جس کی تفصیلات ہم نے آپ کے سامنے پیش کی ہیں۔ اسلام اور اہل اسلام سے تعلق رکھنے والی ہر چیز مثلاً تاریخ۔ فقہ۔ تفسیر۔ حدیث۔ ادب اور تہذیب و تمدن کے بارہ میں دادِ تحقیق دیا کرتے تھے۔"

اس کے بعد آپ نے مستشرقین کی کامیابی کے راز کی وجوہات کی طرف بھی اشارے فرمائے ہیں اور لکھتے ہیں:۔

"مندرجہ ذیل اسباب مستشرقین کی کامیابی کے ضامن ہیں:۔

(۱) ان کی حکومتیں ان کی سرپرستی کرتی ہیں۔ اور ان کی خدمات کا اعتراف کر کے ان کا حوصلہ بڑھاتی ہیں۔

(۲) ان کے پاس کتابوں کے وسیع ذخیرے موجود ہیں۔

(۳) ان میں سے ہر شخص ایک خاص فن یا اس کی کسی خاص فرع پر مطالعہ شروع کرتا۔ اور اس کے لئے اپنی ساری زندگی وقف کر دیتا ہے۔

اس کا جو نتیجہ آج نکل رہا ہے۔ اس کے متعلق آپ اسی کے آگے تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہی وجہ ہے۔ کہ ان کی بحثیں علمی رنگ میں رنگی ہوئی ہوتی ہیں۔ ان کے پاس مال و دولت کے انبار اور اس قدر بڑے بڑے کتب خانے ہوتے ہیں۔ کہ آج ہمارے علماء کو ان کا عشر عشیر بھی میسر نہیں ہے۔ یہ بچارے پہلے ہی سیاسی اور مالی پریشانیوں اور الجھے ہوئے حالات میں زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے مستشرقین کی طرح علمی تحقیق اور اس کی نشر و اشاعت کے لئے کافی وقت نہیں بچا سکتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آج ہمارے غیر ملکی زبانوں کے ماہر مسلمان ادیبوں اور مصنفوں کے ہاتھوں میں ان مستشرقین کی تصنیف کردہ کتابوں اور ان ہی کے تحریر کئے ہوئے مقالوں کے بغیر کوئی کتاب نہیں ہے۔ چنانچہ مسلمان مصنفین مارکیٹ میں کسی مسلم اہل علم کی تصنیف نہ پاکر مستشرقین کی علمی استعداد کے گرویدہ ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی تحریر کو مبنی برحق تصور کرنے لگتے ہیں۔ اس لئے غیر شعوری طور پر انہیں غلطیوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔ جن کا ان سے پہلے مستشرقین نے ارتکاب کیا۔ اس کی مثالیں ان مباحث میں آئیں گی۔ جہاں ہم مسلمان اہل قلم پر تنقید کریں گے۔"

(الاعتصام لاہور مورخہ ۹ر ستمبر ۱۹۵۵ء)

ہم نے یہاں یہ طویل حوالے اس لئے دیئے ہیں۔ تا کہ معلوم ہو جائے۔ کہ اہل مغرب اپنی تالیفات و تصانیف کے بے پناہ طوفان سے کس طرح اسلام کے خلاف علمی جدوجہد کر رہے ہیں۔ مگر اس بے پناہ قلمی طوفان کا مقابلہ کرنے کے لئے ہم سوا اس کے کچھ نہیں کر رہے۔ کہ کبھی کبھی اشارۃً اس کا ذکر اپنے مضامین میں کر دیا جاتا ہے۔

مراکش سے لیکر چین تک غرباً شرقاً اور روس سے لیکر انڈونیشیا تک شمالاً جنوباً فرزندانِ اسلام چھائے ہوئے ہیں۔ ان کی آزاد حکومتیں بھی ہیں۔ اور نیم آزاد بھی ان میں بڑے بڑے جید اہل علم اصحاب بھی ہیں۔ جو ان مغربی نقادان اسلام سے اب ناواقف نہیں کہے جا سکتے۔ مگر ان میں سے کتنے ہیں۔ جو اسلام پر مغرب کے اس عظیم قلمی اور علمی حملہ کا جواب دے رہے ہیں۔

ویسے آپ کو مصر۔ دیگر عرب ممالک ایران۔ پاکستان۔ انڈونیشیا میں ایسے اہل علم حضرات ضرور ملیں گے۔ جو اپنے اپنے ملک کے اقتدار پر قبضہ کر کے اسلامی شریعت کے نفاذ کے لئے سردھڑ کی بازی لگانے کے لئے تیار ہیں۔ اور اس کے لئے وہ مادی طاقت اور بغاوت کا ہتھیار بھی استعمال کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ اور یہ دعاوی کرتے ہیں۔ کہ اس طرح اپنے اپنے ملک پر قابض ہو کر وہ تمام دنیا میں بزور حکومت الٰہیہ قائم کر دیں گے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس جدوجہد میں سوا اپنے اپنے ملکوں میں بے اطمینانی پھیلانے کے وہ کچھ بھی نہیں کر رہے۔ مگر وہ اسی کو جہاد فی سبیل اللہ کا نام دیتے ہیں۔

اس پر حیرت یہ ہے۔ کہ ہمارے دشمنوں نے مدت ہوئی۔ تلوار اور بندوق سے ترقی کر کے ایٹم اور ہائیڈروجن بم بنا لئے ہیں۔ اور مقابلہ میں ہمارے ہاتھ میں کند تلوار بھی نہیں۔ پھر بھی ہم طاقت کے بل پر اسلام کے لئے دنیا کو فتح کرنے کے دعوے کرتے ہیں۔ جن کی موجودہ دنیا میں کوئی حقیقت نہیں سمجھی جا سکتی۔ اور اس طرح اپنی اور اپنی حکومتوں کی طاقت ضائع کر رہے ہیں۔ اور اسلام کا فتحیاب لشکر ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھ رہا۔ بلکہ تمام مسلمان اقوام ترقی معکوس کے چنگل میں آئی ہوئی ہیں۔

اس کے برخلاف مغرب اسلام کو مٹانے کے لئے اتنا زبردست قلمی حملہ کر رہا ہے۔ کہ ہمارے بڑے بڑے دینی مراکز میں بھی زلزلہ آ گیا ہے۔ اور ہم اپنی خیالی حکومت الٰہیہ کے تصور میں دنیا و مافیہا سے بے خبر اپنے ہی ہاتھ سے اپنی جڑوں پر کلہاڑا چلانے میں لگے ہوئے ہیں۔

یہی نہیں بلکہ اپنے عجیب و غریب جبری نظریات اسلام سے خود ان مستشرقین کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں۔ جو اپنی بے پناہ تحریروں کے ذریعہ اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔

حضرت عرفانی صاحب کی علالت

داؤد احمد صاحب عرفانی ابن شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی قریباً ایک ماہ سے علیل ہیں۔ ان کو بلڈ پریشر ہے۔ دن کو طبیعت اچھی رہتی ہے۔ رات کو ضعف کے دورے ہونے لگتے ہیں۔ علاج ہو رہا ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مورخ سلسلہ کو صحت دے۔

عبدالوہاب عمر

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے میرے بھائی چوہدری محمد بشیر (انسپکٹر کواپریٹو سوسائٹیز) کو ۱۴ ماہ رواں کو ایک بچی عطا فرمائی ہے۔ مولا کریم نے یہ عطا انہیں دوسری شادی سے کی ہے۔ نومولودہ برادرم ثاقب زیروی صاحب (مدیر ہفت روزہ لاہور) کی بھتیجی ہے۔ بلتجی ہوں کہ بزرگانِ دین اور احباب جماعت نومولودہ کے حق میں دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ والدین کے لئے آنکھوں کا نور ثابت کرے۔ اور خادمہ دین بنائے۔ آمین (امۃ الحفیظ لاہور)

اعلان امتحان زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے ماتحت امتحان کے لئے کتاب نبیوں کا سردار مقرر کی گئی ہے۔ براہ مہربانی اپنی اپنی لجنہ کی ممبرات کو اس امتحان میں زیادہ سے زیادہ شامل کرنے کی کوشش کر کے امتحان دینے والی ممبرات کے نام دفتر لجنہ اماء اللہ میں ارسال کریں۔ امتحان کی تاریخ ۲۵ ستمبر مقرر کر دی گئی ہے۔ اب تک بہت کم لجنات کی طرف سے امتحان دینے والی ممبرات کے نام موصول ہوئے ہیں۔ لجنات کی ممبرات کو علم ہو گا۔ کہ اس امتحان میں شامل ہونے والی ممبرات میں سے اول آنیوالی بہن کو مندرجہ ذیل کتب بطور انعام دی جائیں گی۔ (۱) سیر معانی (۲) سیرت خیر الرسل (۳) اسلامی نظریہ ص ۲ دوم آنے والی کو سیرت خیر الرسل اور اسلامی نظریہ سوم آنے والی کو سیرت خیر الرسل (سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

خطبہ جمعہ

سورۂ اخلاص میں عقیدۂ تثلیث کی تردید اور قرآن کریم کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے

قرآن کریم کا اصل مقصد حق کو قائم کرنا اور باطل کو مٹانا ہے

سورۂ اخلاص کی نہایت لطیف تفسیر

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

— فرمودہ ۱۲ اگست ۱۹۵۵ء —

تشہد سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

پہلے میں خطبہ دونگا۔ پھر قعدۂ استراحت کے بعد دوسرا خطبہ پڑھونگا۔ اور ان کے اور نماز کے درمیان عزیزم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب میرے خطبہ کا انگریزی میں ترجمہ کریں گے۔ تاکہ وہ دوست جو اردو نہ جانتے ہوں۔ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

میں نے ابھی حسب عادت سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی ہے۔ اور پھر سورۂ اخلاص پڑھی ہے۔ رات کو میں

بہت بیمار ہوگیا

اور باوجود ساتھ نیند لانے والی دوائیاں لینے کے مجھے نیند نہ آسکی۔ لیکن بعد میں اصلاح معدہ کی دوائیں لیں جن سے کچھ نیند آگئی۔ اور میں اس قابل ہوا کہ خطبہ دے سکوں۔ میں چونکہ ایک خطرناک اور لمبی بیماری سے نکلا ہوں۔ اس لئے تھوڑا سا صدمہ بھی زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ اور چلتا ہوں تو کچھ بوجھ سا معلوم ہوتا ہے۔ مگر چونکہ میں نے دیکھا کہ مسجد تک آسکتا ہوں۔ اس لئے نماز کے لئے آگیا ہوں۔

سورۂ احد (اخلاص) بھی ان تین سورتوں میں سے ہے، جن کے بارے میں میں بیان کرچکا ہوں کہ وہ سورۂ فاتحہ کے مضمون کو ہی دوہراتی ہیں۔ جس طرح

سورۂ فاتحہ سارے قرآن کا خلاصہ ہے

اسی طرح ان تینوں سورتوں میں بھی قرآن کریم کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔ مضمون بہت لمبا ہے۔ میں ایک ایک بات بیان نہیں کرسکتا۔ ورنہ اگر اس مضمون کو مفصل طور پر لکھا جائے تو چھ سات سو صفحات میں آئے گا۔ میں بیماری کی وجہ سے معذور ہوں اس لئے چاہتا ہوں کہ جو باتیں وہ گزر چکی ہیں۔ وہ اختصار کے ساتھ ہی بیان کردوں

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کریم کی بعض سورتوں کی فضیلتیں بیان فرمائی ہیں۔ آیت الکرسی کے متعلق فرمایا۔ کہ وہ قرآن کریم کا کوہان ہے۔ بعض سورتوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ قرآن کریم کا چوتھا حصہ ہیں۔

سورۂ احد

(اخلاص) کے متعلق فرمایا کہ یہ قرآن کا تیسرا حصہ ہے۔ علماء نے اس بارے میں بہت بحث کی ہے۔ کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اتنی چھوٹی چھوٹی سورتیں ایسے وسیع مضامین پر مشتمل ہوں۔ ہر ایک نے اس بارے میں مختلف دلائل و وجوہات بیان کی ہیں۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ اسلام کے ساتھ سب سے زیادہ ٹکر اور سب سے لمبی ٹکر عیسائیت نے لینی تھی۔ اس لئے قرآن کریم میں عیسائیت کے غلط عقائد کی تردید پر زور دیا گیا ہے۔ اور ان کے صحیح عقائد کی تشریح کی گئی ہے۔ عیسائیت تین خداؤں کی قائل ہے۔ ایک خدا باپ۔ دوسرا خدا بیٹا اور تیسرا خدا روح القدس۔ قرآن کریم بھرا ہوا ہے خدا باپ کی تعریف سے۔ خدا باپ کے رب ہونے کی تائید سے اور خدا باپ کے ایک ہونے کی تائید سے۔ قرآن کریم بھرا ہوا ہے خدا بیٹے کی تردید سے اور خدا روح القدس کی تردید سے۔ قرآن کریم نے خدا باپ کی خدائی کو قائم کیا ہے۔ اور خدا بیٹے اور خدا روح القدس کی تردید کی ہے۔ اس لئے یہ صاف بات ہے کہ چونکہ خدا باپ کی تائید قرآن کریم کا تیسرا حصہ ہے۔ اس لئے سورۂ اخلاص بھی

قرآن کریم کا تیسرا حصہ

ہوگی۔ یہ سوال نہیں کہ سارے قرآن کی اتنی آیتیں ہیں اور سورۂ اخلاص کی اتنی ہیں۔ پس جو سورۃ خدا باپ کی وحدانیت کو قائم کرتی ہے۔ اور خدا بیٹے اور خدا روح القدس کی تردید کرتی ہے۔ وہ قرآن کا ثلث ہوگی۔

قل ھو اللہ احد میں ھو

کے معنوں میں شبہ ہے۔ کیونکہ ھو کے معنے تب ہوتے ہیں۔ جب ھو سے پہلے کسی ایسی چیز کا ذکر ہو جس کا وہ قائم مقام ہو۔ یہاں یہ ضمیر شانی ہے۔ اور اس کے معنے ہیں حق یہ ہے سچ یہ ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ پس اس کے معنے ہوئے اصل سچی بات یہ ہے کہ اللہ احد ہے۔ دو ہی الفاظ عربی میں ایک کے مفہوم کو ادا کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ ایک احد ہے ایک واحد ہے اور ایک منفرد۔ یہاں احد کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ لغت کی رو سے اس کا اصل احدیت ہے اور اس کے معنے ہیں اپنی ذات میں ایک ہونا انگریزی اس کو کہیں گے "oneness" اور واحد کے معنے ہوں گے "one" اور اللہ تعالیٰ کے احد ہونے کے معنے ہیں۔ وہ ہستی جو اپنی ذات میں ایک اور غیر منقسم ہو۔ واحد کے بعد ثانی ہوتا ہے اس طرح ایک کے بعد دو تین چار ہم کہہ سکتے ہیں۔ احد کے بعد دو تین نہیں کہتے بلکہ یہ دو تین کو بالکل نظروں سے اڑا کر بولا جاتا ہے۔ اس کا اردو میں آسان ترجمہ اکیلا ہے۔ اکیلا دو تین نہیں کہتے۔ بلکہ ایک دو تین کہتے ہیں۔ واحد کے معنے ایک کے ہیں۔ مگر جب احد کہا جائے تو دو کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ واحد میں ذہن دوسرے کی طرف جاسکتا ہے۔ لیکن احد میں ذہن دوسرے کی طرف بالکل نہیں جاسکتا۔ پس

اصل معنے ہونگے

اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں اکیلا اور غیر منقسم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بہت سی صفات ہیں اور یہ تمام صفات اس کی ذات کا حصہ ہیں۔ اور ان میں سے کوئی بھی الگ وجود نہیں رکھتی لیکن عیسائی کہتے ہیں خدا اکلوتا ہے۔ اور خدا کا کلام اور اس سے مسیح پیدا ہوا۔ جیسے بائیبل میں آیا ہے ابتدا میں کلام تھا۔ اور کلام سے ہی آگے سب کچھ بنا۔ گویا وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صفت کلام۔ اور اس کی ذات دونوں الگ الگ وجود رکھتی ہیں۔

ولم یکن لہ کفوا احد

میں احد کے معنے قرینے کی وجہ سے "کوئی" کے ہیں۔ اور مذکورہ قرینے کی وجہ سے اکیلے کے معنے نہیں کئے جاسکتے۔ پس اس صورت میں اس آیت کے معنے ہوں گے کہ اس کا کوئی بھی ہم صفت نہیں۔ نہ یہ کہ اس کا اکیلا ہم صفت نہیں۔ اللہ تعالیٰ اکیلا ہے اپنی ذات میں۔ اور اس کی صفات اس سے الگ کوئی وجود نہیں رکھتیں۔ اور کوئی اس کا کفو نہیں۔

اب دیکھو قل ھو اللہ احد

سورۂ فاتحہ کی تفسیر

ہی ہے، کیونکہ سورۂ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین تعریف کی مستحق وہی ذات ہے، جو سب جہانوں کا رب ہو۔ پس جو ساری کائنات کا رب ہوگا، وہ نہ کسی کا بیٹا ہوگا۔ اور نہ باپ بلکہ وہ لم یلد ولم یولد ہوگا۔ کیونکہ اولاد کے لئے دو چیزوں کی ضرورت ہوتی۔ ایک مرد کی اور ایک عورت کی جو اس کی تسکین کا موجب ہو۔ اور اس کی نسل اندرونی طاقت کو ظاہر کرے۔ اللہ تعالیٰ ان سب باتوں سے پاک ہے۔ یہ سب امور رب العالمین کی تشریح ہیں۔ اللہ الصمد بھی رب العالمین کی تشریح ہے۔ لم یلد ولم یولد بھی رب العالمین کی تشریح ہے۔ غرض اسلام نے بتایا کہ تم اللہ تعالیٰ کی صفات کو اس کی ذات سے الگ نہیں کرسکتے۔ اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ ایک اللہ ہے ایک خالق ہے ایک رازق ہے اور ایک مالک ہے، کیونکہ ان میں سے ہر ایک اس کی ذات کا حصہ ہے۔ اور الگ کوئی بھی وجود نہیں رکھتی۔

الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین میں بھی ربوبیت رحمانیت۔ رحیمیت اور مالکیت میں سے کسی کا بھی کوئی الگ وجود نہیں۔ وہ سب اللہ تعالیٰ کی اندرونی صفات کی مظاہر ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے میل جول سے مرکب نہیں۔ بلکہ اپنی ذات میں منفرد ہے۔

ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ بیمار تھے۔ ہم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے آنکھ کھولی اور فرمایا کہ ابھی مجھے لا الہ الا اللہ کے معنے سمجھائے گئے ہیں یعنی یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ صرف اللہ تعالے کی ذات ہی مفرد ہے۔ باقی سب چیزیں مرکب ہیں، مادہ اور روح کے مفرد ہونے کی بحث فضول ہے۔ مادہ اور روح ہرگز مفرد نہیں یہ دونوں مرکب ہیں۔ اور ان پر خدا تعالے کو ہرگز قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالے کی صفات کا کوئی الگ وجود نہیں۔ اور احد اور مفرد صرف اللہ تعالے کی ہی صفات ہیں۔ مثلاً دیکھو خالقیت انسان میں بھی پائی جاتی ہے، لیکن جیسا کہ ڈاکٹر کہتے ہیں اس کی یہ طاقت گوشت روٹی اور دیگر کھانے پینے کی چیزوں سے پیدا ہوتی ہے۔ پھر عورت مرد سے ملتی ہے۔ اس طرح یہ تمام چیزیں مرکب ہو کر بچے کی پیدائش کا موجب بنتی ہیں۔ پس اللہ تعالے کی ہستی کے سوا کوئی ایسی چیز نہیں جو مفرد بھی ہو اور پھر بھی اس کی صفات ظاہر ہوں۔

اللہ تعالے احد اور مفرد ہے

اور لم یلد ولم یولد ہے وہ مرکب نہیں۔ اور نہ ہی کسی کا محتاج ہے۔ کیونکہ نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ بیٹا۔ مفرد پر فنا نہیں آتی۔ فنا ہمیشہ مرکب چیز پر آتی ہے۔ کیونکہ فنا کے معنے ہیں مرکب کے اجزاء کا الگ الگ ہو جانا۔ اور مفرد کے اجزاء نہیں ہوتے۔ اسلئے ان کے کسی وقت الگ الگ ہونے کا بھی امکان نہیں پیدا ہوتا۔ پھر [illegible] کا قانون دیکھو انسان کے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس نے مرنا ہے۔ پہاڑ کے بچے پیدا نہیں ہوتے۔ کیونکہ وہ ایک ہی جگہ پر کھڑا رہتا ہے۔ انسان مرتا ہے اسی لئے اس کا قائمقام پیدا ہوتا ہے۔ پس جو چیز فنا ہوتی ہے۔ وہی مرکب ہوتی ہے خدا مفرد ہے۔ اس لئے اس پر فنا نہیں آتی۔ تو سورۃ فی الواقعہ قرآن کریم کا تیسرا حصہ ہے کیونکہ اس میں ان عقائد کی تردید ہے۔ جو قرآن کے مضامین کا تیسرا حصہ ہیں۔ اور یہ عقائد عیسائیوں کے ہیں جو کہتے ہیں کہ ابتداء میں کلام تھا اور کلام سے سب دنیا پیدا ہوئی۔ گویا یہ صفت ابتداء میں ہی الگ وجود رکھتی تھی۔ اسی طرح اس سورۃ سے ان کی بھی تردید ہو جاتی ہے۔ فلسفیوں نے بھی

خدا کی ذات وصفات کی قدامت

کے بارے میں بہت بحث کی ہے اسی طرح مسلمانوں میں وحدۃ الوجود اور وحدۃ الشہود کا جو مسئلہ ہے۔ اس کی بھی اس سے تردید ہو جاتی ہے۔

قل ھو اللہ احد نے ان سب کی تردید کر دی ہے اور بتا دیا کہ تمہاری ساری باتیں غلط ہیں اور احد اور صمد تمہارے ان خیالات کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اسلئے فی الواقعہ یہ سورۃ ثلث القرآن ہے کیونکہ اس نے عیسائیت کی جس نے اسلام سے سب سے زیادہ اور سب سے لمبی ٹکر لینی ہے۔ اور جو اس وقت دنیا کا غالب مذہب سمجھا جاتا ہے، تردید کر دی ہے بلکہ اگر اس سورۃ کو ان معنوں کے لحاظ سے جو میں نے کئے ہیں۔

سارے قرآن کا خلاصہ

کہا جائے تب بھی درست ہے۔ کیونکہ حق کو قائم کرنا اور باطل کو مٹانا ہی قرآن کا اصل مقصد ہے۔ جس کو اس چھوٹی سی سورۃ نے خلاصے کے طور پر بیان کر دیا ہے۔

اعلان امتحان

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے ماتحت امتحان کے لئے کتاب "نبیوں کا سردار" مقرر کی گئی ہے۔ براہ مہربانی اپنی اپنی لجنہ کی ممبرات کو اس امتحان میں زیادہ سے زیادہ شامل کرنے کی کوشش کر کے امتحان دینے والی ممبرات کے نام دفتر لجنہ اماء اللہ کو ارسال کریں۔ امتحان کی تاریخ ۲۵ ستمبر مقرر کر دی گئی ہے۔ وقت بہت کم ہے لجنات کی طرف سے امتحان دینے والی ممبرات کے نام موصول ہوں۔

اس امتحان میں شامل ہونے والی ممبرات میں سے اول آنے والی بہن کو مندرجہ ذیل کتب بطور انعام دی جائیں گی۔

۱۔ سیر روحانی ۲۔ سیرۃ خیر الرسل ۳۔ اسلامی نظریہ

دوم آنے والی کو سیرت خیر الرسل و اسلامی نظریہ۔ سوم آنے والی کو سیرت خیر الرسل۔

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

پتہ مطلوب ہے۔ اگر کسی دوست کو [illegible] خاں صاحب موصی ۱۳۲۳ جو پہلے [illegible] ضلع جہلم میں رہتے تھے کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا موصی صاحب اس اعلان کو خود پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں تاکہ ان کے ساتھ وصیت کے بارے میں خط و کتابت ہو سکے۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

اسلام کی تبلیغ واشاعت کا مرکز ربوہ

از ملک بشارت احمد صاحب واقف زندگی ربوہ

اللہ تعالے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے جماعت احمدیہ پر یہ ذمہ داری عائد کی ہے کہ وہ دین اسلام کو سیکھے۔ اور اپنی زندگیوں کو اسلام کی خدمت میں لگا دے۔ اللہ تعالے کا فضل ہے کہ جماعت نے اس ذمہ داری کو محسوس کیا اور آہستہ آہستہ لاکھوں انسانوں نے یہ عہد کر لیا کہ ہم دین اسلام پر عمل کرتے ہوئے ساری دنیا میں اسلام کا جھنڈا گاڑ دیں گے آج ہم دیکھتے ہیں۔ کہ صرف پاکستان اور ہندوستان کے ایسے احباب میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جو اسلام کے سچے خادم بن رہے ہیں۔ بلکہ بیرونی ممالک میں بھی ہزاروں افراد اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کے لئے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے ہیں۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالے نے اس کام کو چلانے کے لئے جو تنظیم فرمائی ہے۔ اس کا ایک عظیم الشان حصہ یہ ہے کہ حضور نے ۱۹۴۷ء کے انقلاب میں قادیان سے ہجرت کے بعد احمدیہ جماعت کا ایک نیا مرکز قائم فرمایا۔ تا کہ جماعت کے تمام افراد ایک نظام میں منسلک رہیں۔ اور مرکز کی برکات سے فائدہ اٹھا کر اسلام کی خدمت میں منہمک رہیں سو اللہ تعالے نے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دور بین نگاہوں کی بدولت جماعت کو مختصر سے وقت میں ایک ایسا شہر آباد کرنے کی توفیق دی ہے کہ جس میں قوموں کو زندگی بخشنے اور اسلام کی اشاعت کے لئے مختلف ادارے اپنا کام سرانجام دے رہے ہیں۔

تقریباً دس ہزار کی آبادی کے اس شہر "ربوہ" میں جو دنیا کے گوشے گوشے میں گذشتہ چند سال کے قلیل عرصہ میں مشہور ہو کر عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ آج حسب ذیل مختلف ادارے قائم ہیں۔

۱۔ نظام سلسلہ کو چلانے کے لئے اور دنیا کے گوشے گوشے میں تبلیغ اسلام کو جاری رکھنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر اپنا کام سرانجام دے رہے ہیں۔

۲۔ نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کے لئے حسب ذیل تعلیمی ادارے ہیں۔

۱۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول
۲۔ تعلیم الاسلام کالج
۳۔ نصرت گرلز ہائی سکول
۴۔ جامعہ نصرت (یعنی زنانہ کالج)
۵۔ جامعہ احمدیہ (جس میں مولوی فاضل تک تعلیم دی جاتی ہے)
۶۔ جامعۃ المبشرین (جس میں مولوی فاضل کے بعد اعلیٰ دینی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور مبلغین اسلام تیار کئے جاتے ہیں۔)
۷۔ اسلام کی تبلیغ اور احباب کی تعلیم و تربیت کی خاطر اس وقت ربوہ سے ایک روزنامہ اخبار ایک انگریزی اخبار رسالہ اور تین اردو کے ماہنامے شائع ہو رہے ہیں۔

خدا تعالے کے فضل سے ربوہ کی آبادی روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اور احباب باہر مرکز احمدیت میں اپنی اولاد کو صحیح اسلامی اصولوں کے مطابق تعلیم و تربیت کے لئے ربوہ کے سکولوں اور کالجوں میں داخل کر رہے ہیں۔ اسی طرح متعدد غیر احمدی احباب کے بچے بھی ربوہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

ربوہ کا ماحول دینی لحاظ سے بڑا قابل قدر ہے۔ اور جماعت احمدیہ پر اللہ تعالے کا یہ عظیم الشان فضل ہے کہ اسے گندے اور غیر اسلامی ماحول سے اپنے بچوں کو نجات دلانے کے مواقع یہاں میسر ہیں۔ اس لحاظ سے ہم اللہ تعالے کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے

دعا ہے کہ اللہ تعالے حضور کی آمد اہل ربوہ کے لئے اور ساری جماعت کے لئے مبارک فرمائے۔ اور جماعت کو توفیق ملتی رہے کہ وہ اور ان کی اولاد ہر مرکز سلسلہ سے ہمیشہ وابستہ رہیں۔ اور مرکز کی برکات سے کبھی محروم نہ ہوں۔ اور حضور کی خواہش کے مطابق اپنے مرکز کو ہر لحاظ سے زیادہ سے زیادہ ترقی دے سکیں۔ حق یہ ہے کہ ہم اپنے مرکز کی ترقی دینے کے لئے جو کوشش بھی کریں گے۔ اور اس کی دینی اخلاقی رونق میں اضافہ کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم جو بھی حصہ لیں گے۔ وہ اللہ تعالے کی رضا اور حضور ایدہ اللہ کی خوشنودی کا موجب ہوگا۔ اور یہی ہر احمدی کی حقیقی خواہش اور تمنا ہے۔

شمالی بورنیو میں تبلیغ اسلام کی کامیاب مساعی

شدید مخالفت کے باوجود متعدد سعید روحوں کا قبول اسلام۔

عیسائی حکمرانوں کی پیدا کردہ مشکلات

(از مکرم ڈاکٹر حافظ بدر الدین احمد صاحب مقیم بورنیو)

بورنیو ایک بہت بڑا قریبًا تکون شکل کا جزیرہ ہے۔ جس کا جنوبی سرا سنگاپور سے شمال مشرق کی جانب کوئی چار سو میل اور تکون کی شمالی نوک کوئی ۸۰۰ میل دور ہے۔ اس کا ۳/۴ جنوبی اور مشرقی حصہ تو اب اسلامی بورنیو کہلانا چاہیئے۔ کیونکہ اس پر انڈونیشیا کے پریذیڈنٹ سکارنو کی حکومت ہے۔ باقی ۱/۴ شمالی اور مغربی حصہ ابھی انگریزوں کے اقتدار میں ہے۔ یہ انگریزی حصہ آگے تین ملکوں میں منقسم ہے۔ جن کے نام جنوب سے شمال کی طرف یہ ہیں:۔ سراواک۔ برونائی۔ شمالی بورنیو۔ برونائی کی چھوٹی سی ریاست ہے۔ جس میں سے ایران کی طرح ایک انگریزی کمپنی تیل کی دولت نکالتی ہے۔ اس میں ایک مسلمان راجہ بھی ہے۔

شمالی بورنیو ایک تکون سا علاقہ ہے۔ جس کی شمالی نوک جزائر فلپائن کے قریب جا پہنچتی ہے۔ مغربی ساحل سے بحیرۂ چین اور مشرقی ساحل سے بحیرۂ فلپائن کی لہریں ٹکراتی ہیں۔ اس ملک کا دار الحکومت بنام جیسلٹن مغربی ساحل پر واقع ہے۔ اور مشرقی ساحل کا مشہور شہر سنڈاکن ہے۔ جو جنگ سے قبل کبھی دار الحکومت بھی رہ چکا ہے۔ کل آبادی سارے ملک کی کوئی ساڑھے تین لاکھ ہے۔

گذشتہ ۵۰، ۶۰ سال میں چینی قوم بسرعت بکثرت یہاں آباد ہو گئی ہے۔ اور ملک کی تجارت پر قابض ہے۔ باقی اصل باشندوں میں سے ایک تو مسلمان قوم ہے۔ جو نہایت قلیل ہے۔ اور زیادہ تر ساحلی علاقوں میں آباد اور زیادہ تر ماہی گیری کا کام کرتی ہے۔ اور دوسری قوم بنام ڈوسون زیادہ تر لامذہب ہے۔ اس قوم کا ایک حصہ قلیل مسلمان ہے۔ اور سارے دیہاتی علاقہ میں عیسائی مشنوں کی توجہ اسی قوم کی طرف ہے۔ اور جگہ جگہ گرجے۔ عیسائی سکول اور بعض مقامات پر عیسائی ڈسپنسریاں بھی قائم ہیں۔ اس قوم کا گذر چاول کی کاشت پر ہے۔ ایک اور غیر ملکی مسلمان قوم فلپائن کے باشندے اور زیادہ تر مشرقی ساحل پر آباد ہیں۔ اور یہ بھی زیادہ تر ماہی گیری کا کام کرتے ہیں۔

اس وقت تک ہماری جماعت صرف مغربی ساحلی علاقہ میں قائم ہوئی ہے۔ مگر وہ بھی نہایت قلت کی حالت میں۔ اور تعلیم یافتہ اور با اثر لوگوں میں سے کوئی فرد ہمیں نہیں ملا۔ اس سال کے ابتدا ہی سے بعض دوسرے علاقوں کی طرف توجہ دی گئی۔ چنانچہ مشرقی ساحل پر بھی ایک سعید روح نے اپنی طرف متوجہ کیا۔ اور بذریعہ خط و کتابت تحصیل علم دینی کا اشتیاق ظاہر کیا۔ اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے انگریزی و ملائی زبان کا سہ ماہی رسالہ "[illegible]" جاری کیا گیا۔ مرزا محمد ادریس صاحب اس رسالہ کو لے کر مشرقی ساحل کے دورے پر گئے۔ (یہ امر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ کہ مغرب سے مشرقی ساحل پر جانے کے لئے کوئی خشکی کا رستہ نہیں ہے۔ بلکہ صرف بذریعہ سمندری جہاز یا ہوائی جہاز ہے) اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہیں نمایاں کامیابی یہ ہوئی۔ کہ کوئی سا ٹھ سے اوپر خریدار مل گئے۔ اور بعض دیہاتی مقامات پر لوگوں میں ہماری تبلیغ سننے کا کافی اشتیاق پایا گیا۔ لہٰذا مرزا ادریس صاحب کی واپسی کے بعد مکرمی مولوی محمد سعید صاحب انصاری اس علاقہ میں تشریف لے گئے۔ اور اس سلیم الطبع نوجوان دوست کے مقام پر ٹھہرے۔ جو دراصل ان کے خسر کا مکان ہے۔ اس گاؤں میں سب فلپائن ہی کے لوگ آباد ہیں۔ ہمارے اس نوجوان دوست نے تو الحمد للہ جلد ہی بیعت کر لی۔ اور نماز کا ترجمہ سیکھ کر نمازوں میں باقاعدگی شروع کر دی۔ ان کا نام ونتلمورا یوسف ہے۔ ان کے علاوہ بکثرت دیگر لوگوں میں بھی دینی تعلیم اور جستجو کا شوق پایا گیا۔ اور نوجوانوں میں سے چند لوگ تو بیعت کے لئے بھی تیار تھے۔......

لیکن شہر سنڈاکن کے چند غیر ملکی لوگوں نے اور سرکاری مقرر شدہ نیٹو چیف نے مخالفت کی۔ چنانچہ اس گاؤں کے لوگ اس مخالفت کے رعب میں آکر پیچھے ہٹ گئے۔ اور گاؤں کے امام اور خطیب نے بھی اعلان کر دیا۔ کہ کوئی شخص احمدی مبلغ کو اپنے گھر میں رہنے نہ دے۔ اور مسجد میں آنے سے بھی روک دیا۔ (گو جس شخص کے ذریعہ سے مسجد میں داخلہ روکا گیا تھا۔ اسے اسی رات ایسا شدید قولنج ہوا۔ کہ صبح ہوتے ہی پیغام بھیجا۔ کہ صاحب! آپ مسجد میں آسکتے ہیں) اور ہمارے نو احمدی نوجوان کو اس کے رشتہ داروں نے سخت تکلیف دینا شروع کر دی۔ حتیٰ کہ بعض اوقات گھر سے باہر نکال دیا۔ اور بسا اوقات انہیں فاقہ سے دکھا گیا۔ بالخصوص ان کی بیوی کو سخت مخالف بنا دیا گیا۔ مگر الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ یہ نوجوان صبر اور استقامت سے عہد بیعت پر قائم ہے۔ اور روزانہ انصاری صاحب کے ساتھ بالالتزام نماز باجماعت ادا کرتا ہے اور متواتر دینی علم حاصل کر رہا ہے۔ گویا کہ خدا تعالیٰ کا غیبی ہاتھ اسے مبلغ بنا رہا ہے۔ تا اس کے ذریعہ سے پیغام احمدیت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ بورنیو کے "کنارے" سے نکل کر بالمقابل فلپائن کے "کناروں" تک بھی جا پہنچے۔ اللّٰھم آمین ثم آمین۔

ہمارے دوسرے مبلغ مرزا محمد ادریس ہیں۔ مختلف لوگوں نے ان سے سفارش کی۔ کہ اندرون ملک کے ایک علاقہ میں ایک قوم بنام ڈوسون کے ۱۰۰۰ سے ۲۰۰۰ تک نو مسلم آباد ہیں۔ بہتر ہو کہ ان کی تعلیم کی طرف توجہ دی جائے۔ یہ لوگ ابھی تک نماز تک سے ناواقف ہیں۔ اور ان کو دین سکھانے والا شخص ابھی تک کوئی میسر نہیں آیا۔ مساجد کے امام اس ملک میں گورنمنٹ کے منظور شدہ اور مقرر شدہ ہیں۔ حتیٰ کہ ان کو ایک سارٹیفکیٹ بھی دیا جاتا ہے۔ جس پر خود گورنر کے دستخط ہوتے ہیں۔ یا کم از کم ریذیڈنٹ کے۔ اور نکاح اور دیگر مذہبی رسوم کی ادائیگی کا انہی کو اختیار دیا گیا ہے۔ مگر ان "اماموں" کو خود بھی علم دین حاصل نہیں۔ سو وہ دوسروں کو بھلا کیا سکھائیں گے نیز بدعتی رسوم کے ذریعہ سے پیٹ پالنے کے شغل سے انہیں فرصت ہی کہاں؟ سو مرزا صاحب اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس علاقہ میں پہنچ گئے۔ پہلے اس علاقہ میں پہنچنے کے لئے صرف پہاڑی پگڈنڈیاں ہوا کرتی تھیں۔ اور جیسلٹن سے وہاں پہنچنے کے لئے ۲ یا ۳ ہفتہ یا اس سے بھی زیادہ عرصہ درکار ہوا کرتا تھا مگر عیسائی مشن وہاں پھر بھی مضبوطی سے قائم تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کا احسان ہوا۔ کہ وہاں پہنچنے کے لئے ہفتہ میں ۵ روز ہوائی جہاز میسر ہوتا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے ہوائی جہاز کی ایجاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ کے لئے آسانیاں میسر کرنے کے لئے ہی ظاہر کی ہے۔ ۲۰ ڈالر کے کرایہ سے صرف ۲۵ منٹ میں ایک چھوٹا چھ نشستوں والا ہوائی جہاز پہاڑوں سے گھری ہوئی اس سرسبز وادی میں پہنچا دیتا ہے۔

اس سرسبز وادی کا نام راناؤ ہے۔ جہاں چاول کی کاشت عمدہ ہوتی ہے۔ اور اسی وجہ سے وہاں یہ ڈوسون قوم آباد ہے۔ مرزا صاحب نے وہاں پہنچ کر اول امام سے راہ و رسم پیدا کی۔ اور پہلے کچھ روز اسی کے گھر میں ٹھہرے۔ پھر مزید دوستانہ تعلقات بڑھانے کی غرض سے کبھی وہاں کے نیٹو چیف امان کے گھر پر قیام کیا۔ اور کبھی وہاں کے ملائی ورنیکلر سرکاری سکول کے ہیڈ ماسٹر چیگو امیر کے ہاں۔ اسی طرح دیگر چیدہ چیدہ افراد سے بھی راہ و رسم پیدا کی۔ اور بہت سے لوگ نماز اور نماز کا ترجمہ اور قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کے لئے مشتاق پائے گئے۔

مرزا محمد ادریس صاحب کا قیام اب زیادہ تر سرکاری سکول کے ہیڈ ماسٹر بنام چیگو امیر کے ہاں ہے۔ ایک روز مرزا صاحب نے ہیڈ ماسٹر صاحب سے عرض کیا کہ میں کئی ہفتوں سے آپ کے ہاں مقیم ہوں۔ مگر مجھے تنہا ہی نماز ادا کرنی پڑتی ہے۔ بہتر ہو کہ عاجز کی یہاں موجودگی کو آپ ایک نعمت الٰہی جان کر نماز باجماعت کے ثواب میں شامل ہو جائیں۔ چیگو امیر کے دل میں چونکہ سعادت تھی۔ اس بات کا ان پر اثر ہوا۔ اور عمر میں پہلی مرتبہ انہوں نے روزانہ ۳ نمازیں مرزا صاحب کی اقتداء میں باجماعت ادا کرنا شروع کر دیں۔

اور پھر آہستہ آہستہ چیگو امیر کو احمدیت کا علم حاصل ہونے لگا۔ مگر بڑا مسئلہ جس نے ان کی توجہ کو احمدیت کی طرف پھیر دیا یہ تھا۔ کہ احمدیت اصل توحید کو قائم کرتی اور تمام مشرکانہ خیالات اور رسوم کا خاتمہ کرتی ہے۔ حتیٰ کہ عیسائیت کے خدا کو بھی مردہ ثابت کر دیتی ہے۔ اور دیگر تمام مشرکانہ اور بدعتی رسوم کی لغویت انہیں سمجھ میں آگئی۔ جن کے ذریعہ سے "امام" اپنا پیٹ پالتے ہیں مثلاً یہ کہ بیماریوں کو دور کرنے کے لئے روحوں اور جنوں کے برے اثرات کو دور کرنے کے لئے فلاں قسم کی "دعائے سلامت" یا تعویذ ضروری ہے۔ یا یہ کہ مردے کی روح کو نجات دلانے کے لئے اتنے روز تک ضرور لوگوں کو اور امام کو کھانا کھلایا جائے۔ اور روزانہ امام کو رقوم نذرانہ دی جائیں وغیرہ وغیرہ...... اور آخرکار یہ ہیڈ ماسٹر صاحب برضا و رغبت بیعت کے لئے تیار ہو گئے۔ اور نمازوں کے پابند ہو گئے۔ اور جب پختہ عزم بیعت کا کر لیا۔ تو جمعہ کے روز نماز کے بعد مسجد میں اعلان کر دیا۔ کہ آج سے میں تمام مشرکانہ امور سے توبہ کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو رہا ہوں۔ جو زندہ اور اصل اسلام کی حامل ہے۔ اور آئندہ میں اس امام کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے نہیں آؤں گا۔ چنانچہ اسی روز شام کے وقت باوضو ہو کر بیعت کے الفاظ دہرا کے بیعت کے فارم پر دستخط کر دیئے۔ فللّٰہ الحمد۔

اس کے چند روز بعد ہی ایک اور تعلیم یافتہ نوجوان نے بھی کہ وہ بھی سکول میں استاد رہ چکا ہے۔ اپنی بیوی کے سمیت بیعت کر لی۔ اور اس طرح اس قوم کے دو چوٹی کے با اثر اور با رسوخ آدمی اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرما دیئے۔ اور اس قوم میں فتح کی ایک عمدہ بنیاد قائم ہو گئی۔

(باقی)

درخواست دعا

مکرم عطاء اللہ صاحب کلیم سابق مبلغ افریقہ کے چھوٹے بھائی چند دنوں سے بعارضہ سخت بیمار رہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

موصی احباب کی خاص توجہ کے لئے

قبل ازیں بھی موصیان حصہ آمد کو الفضل میں اعلان کے ذریعہ توجہ دلائی گئی تھی اور اب دوبارہ ان کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جن موصیان حصہ آمد کی طرف سے دفتر ہذا کے بھیجے ہوئے فارمہائے اصل آمد سال گذشتہ (۵۵-۱۹۵۴ء) پر شدہ موصول ہو چکے ہیں۔ ان کی خدمت میں تفصیل سالانہ حساب سال مذکورہ بھیجا جا رہا ہے۔ جن احباب کی خدمت میں دفتر کا مرسلہ حساب موصول ہوا ہو ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ مہربانی فرما کر اپنے حساب کی پڑتال کر کے ایسی رقوم سے مطلع کریں کہ جو رقوم انہوں نے ادا کی ہوں۔ لیکن دفتر کے بھیجے ہوئے حساب میں ان کا اندراج نہ ہو۔ ایسی رقوم کی اطلاع کے ساتھ ضروری ہے کہ خزانہ مرکزی کی رسید کے نمبر کا حوالہ معہ تاریخ کے دیا جائے۔

دفتر کے مذکورہ بالا مرسلہ حساب میں جن موصی احباب کے ذمہ بقایا دکھایا گیا ہو ان کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا عرض ہے کہ اگر ان کے نزدیک دفتر کا نکالا ہوا بقایا درست ہے تو وہ مہربانی فرما کر اپنا بقایا جلد ادا فرمانے کی سعی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اگر کوئی صاحب اپنے حالات کے پیش نظر یکمشت بقایا ادا نہ کر سکتے ہوں تو ماہوار قسط معین کر کے قسط وار ادائیگی بقایا کی مجلس کارپرداز سے منظوری حاصل کریں ـــــ جن احباب نے فارمہائے اصل آمد پر کر کے نہیں بھیجے۔ ان کی خدمت میں اب بذریعہ رجسٹری فارمیں بھیجی جا رہی ہیں ان کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جونہی فارمہائے مذکورہ ان کے پاس پہنچیں وہ اپنی اولین فرصت میں پر کر کے دفتر کو واپس ارسال کر دیں۔ تا کہ دفتر ان کو ان کے حساب آخر اپریل ۵۵ء تک کی حالت سے مطلع کر سکے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

زمیندار جماعتوں کے عہدیداران مال کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

چندوں کے حساب میں وصول شدہ جنس کو جلد فروخت کر کے اس کی رقم مرکز میں ارسال کی جائے

زمیندار جماعتوں کے عہدیداران مال کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مالی سال رواں کا پانچواں ماہ شروع ہو چکا ہے۔ ابھی تک بہت سی جماعتوں نے چندوں کے حساب میں وصول شدہ جنس فروخت کر کے اس کی رقم مرکز میں ارسال نہیں کی لہذا ایسی جماعتوں کے عہدیداران مال کو تاکید کی جاتی ہے کہ فی الفور ایسی جنس کو فروخت کر دیں اور جو رقم وصول ہو اس کو معہ تفصیل افسر صاحب خزانہ ربوہ کی خدمت میں بھجوا دیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

عبد الحق صاحب بیرسٹر کا پتہ درکار ہے

مکرم السید عبد الحق صاحب بیرسٹر دہلی کے مکان میں ڈاکٹر الفضل صاحب پریکٹس کیا کرتے تھے۔ کا موجودہ پتہ جس دوست کو معلوم ہو اس سے مجھے مطلع فرمائیں ممنون ہوں گا۔

(ملک صلاح الدین ناظر امور عامہ قادیان)

شعبہ ذہانت وصحت جسمانی اور عطیہ بکیں!

شعبہ ذہانت وصحت جسمانی اور ربوہ رننگ کلب کے سلسلہ میں جو عطایا کے لئے جو کتابیں جاری کی گئی تھیں ان کی واپسی کے لئے کثرت سے اعلان کئے جا چکے ہیں۔ مگر ابھی تک بعض دوستوں نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ براہ مہربانی ان کی واپسی کی طرف توجہ دے کر ممنون فرمائیں۔ (قائد مہتمم ذہانت وصحت جسمانی)

دعائے مغفرت

مولوی عبد الرحمن صاحب دیہاتی مبلغ کی اہلیہ ۲۵/۷/۵۵ کو زچگی کی حالت میں وفات پا گئی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت نیک، موصیہ اور تحریک جدید میں حصہ لینے والی مخلص احمدی خاتون تھیں۔ جنازہ کے وقت حاضری بہت کم تھی۔ اس لئے دوست جنازہ غائب پڑھ کر مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

چوہدری محمد دین مہتمم خاص آنہ
ضلع شیخوپورہ براستہ ننکانہ صاحب

صیغہ امانت وخزانہ کی طرف سے ضروری اعلان

کچھ عرصہ سے احباب کی طرف سے یہ شکایات موصول ہونے لگی ہیں کہ دفتر امانت وخزانہ ان کو کوپن نہیں بھجواتا۔ میں نے شکایات کے موصول ہونے پر ازخود تحقیق کی ہے۔ مگر کسی معاملہ میں بھی دفتر کی کوتاہی ثابت نہیں ہوئی۔ دفتر اس وقت تک کوئی رقم محسوب نہیں کرتا جب تک کہ باقاعدہ رسید خزانہ کاٹ نہ جائے اور یہی رسید حساب دوران یا چندہ دہندگان کو بطور کوپن کے بھجوا دی جاتی ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہماری ڈاک رستے میں ضائع ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ بہرحال اس بارہ میں محکمہ ڈاکخانہ کو لکھا جا رہا ہے۔

(۲) متعدد احباب یہ شکایت بھی کرتے ہیں کہ انہیں رقم بھجوائے ہوئے کافی عرصہ ہو جاتا ہے۔ مگر نہ تو انہیں ڈاکخانہ کی رسید ملتی ہے اور نہ ہی صیغہ ہذا کی طرف سے کوئی کوپن۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ منی آرڈر کو منزل مقصود تک پہنچنے میں چند دن لگ جاتے ہیں۔ اور اس کے بعد بھی سب پوسٹ آفس ربوہ میں سہولت نہ ہونے کی وجہ سے بعض اوقات ہفتہ سے بھی زیادہ عرصہ گذر جاتا ہے۔ اس بارہ میں بھی ڈاکخانہ کو لکھا جا رہا ہے۔

(۳) بعض سیکرٹریان مال رقوم بھجواتے وقت تفصیل نہیں بھجواتے۔ خاص طور پر "امانت خاص" کے بارے میں یہ شکایت دفتر ہذا کو رہتی ہے۔ تفصیل نہ ہونے کی وجہ سے ایسی تمام رقوم یا تو مدبلا تفصیل میں پڑی رہتی ہیں یا سیکرٹریان مال کے حساب میں جمع ہوتی رہتی ہیں۔ اس سے ایک تو دفتر کو رقوم کے کھتانے میں دیر لگ جاتی ہے۔ دوسرے حساب دار بھی اپنی رقوم کے نہ پہنچنے کے بارہ میں شکایات کرتے رہتے ہیں۔ لہذا جملہ سیکرٹریان مال کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ رقوم بھجواتے وقت مذکورہ بالا امور کو مدنظر رکھا کریں۔ اور اپنے آپ کو بھی اور صیغہ ہذا کو بھی بدنامی سے بچائیں۔ جو اس طور پر کوتاہی کرنے سے اکثر صرف صیغہ امانت وخزانہ کے حصہ میں آ رہی ہے۔

(افسر صیغہ امانت دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کے والد شیخ میر محمد صاحب نوشہرہ ککے زیاں بہت بیمار ہیں۔ عاجزانہ التجا ہے کہ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ محمد شفیع نوشہروی دار الرحمت ربوہ

(۲) محمود احمد صاحب ملک امسال ستمبر میں فرسٹ پروفیشنل ایم۔ بی بی ایس کا امتحان دے رہے ہیں احباب نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ محمد اکرم ورک متعلم تھرڈ ایئر ایم بی بی ایس نشتر میڈیکل کالج ملتان

(۳) میرے ماموں جان ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب آف ماڑی بوچیاں عرصہ پانچ ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ عبد الرحیم نذیر متعلم [illegible]

(۴) میرے ایک عزیز کی نسبت سے بڑی لڑکی سرگنگا رام ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔ بزرگان سلسلہ عزیزہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میری لڑکی کا بی اے کا امتحان آج سے لاہور میں شروع ہے۔ عزیزہ کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ضیاء اللہ بشیر ڈاکٹر مرزا گجرات

(۵) میری والدہ عرصہ سال سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب جماعت دردِ دل سے صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ احسان اللہ ولد امام الدین مرحوم

(۶) میرے بھائی جان مبارک احمد خان کا امتحان ایم اے فائنل کا ستمبر سے شروع ہے میں اور پیش اندوہ احمدی احباب سے التماس کرتی ہوں، کہ وہ میرے بھائی جان کی اعلیٰ کامیابی اور صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ بشریٰ ملک دختر ملک سرفراز احمد خان پوسٹ ماسٹر سہوالی ضلع سرگودھا۔

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے ضروری اطلاع

خدام الاحمدیہ کے مالی سال شروع ہونے سے قبل مجالس نے جو بجٹ آمد تیار کر کے بھجوایا تھا، اس کے مطابق مجلس شوریٰ نے بجٹ آمد وخرچ منظور کیا تھا۔ اس وقت صورت حال یہ ہے، کہ بجٹ آمد کے مقابلے میں جو اخراجات رکھے گئے تھے، وہ پورے کے پورے ہو رہے ہیں۔ مگر خرچ کے مقابلہ پر بجٹ آمد میں ۳۵ فی صدی کی کمی ہے۔ حالانکہ بجٹ آمد کے مطابق اخراجات سو فی صدی ہوتے ہیں۔ لہذا جملہ مجالس کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ انہوں نے جو وعدہ بجٹ تشخیص کرتے وقت کیا تھا۔ اسے سو فی صدی پورا کریں۔ ورنہ مرکز کے کام میں رکاوٹ پیدا ہو جائے گی۔ جوں جوں آمد ہوتی رہے، ساتھ ساتھ مرکز میں بھجواتے رہیں۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

باہمی اتحاد و تعاون سے آئین دو ماہ میں مکمل ہو سکتا ہے

ہم کشمیر کو حق خود ارادیت دلا کر رہیں گے۔ وزیر اعظم چوہدری محمد علی کی تقریر

کراچی ۱۲ ستمبر۔ آج پاکستان کے وزیر اعظم چوہدری محمد علی نے بابائے ملت قائد اعظم کی ساتویں برسی کے موقعہ پر ایک جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ بابائے ملت کو خراج عقیدت پیش کرنے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ قومی اتحاد سیاسی استحکام اور بیرونی ممالک میں پاکستان کا وقار بڑھانے کے لئے قائد اعظم کے نظریات پر عمل کیا جائے۔ پاکستان کا آئین دو ماہ میں مکمل ہو سکتا ہے بشرطیکہ اس کے راستہ میں روڑے نہ اٹکائے جائیں۔

وزیر اعظم چوہدری محمد علی نے اپنی تقریر میں کہا کہ قوم اگر بابائے ملت سے صحیح طور پر اظہار عقیدت کرنا چاہتی ہے۔ تو ملک اور اسلام کی بے لوث خدمت قوم کا دستور العمل ہونا چاہیئے

دستور

وزیر اعظم نے کہا کہ بعض خود غرض سیاسی لیڈر اپنے ذاتی مفادات کے حصول کی خاطر آئین سازی کی راہ میں روڑے اٹکا رہے ہیں۔ اگر آئین سازی کا کام باہمی اتحاد اور تعاون سے کیا جائے۔ تو ہم آئین دو تین ماہ میں مکمل کر سکتے ہیں۔ اس طرح آئین کی تاخیر سے ایک طرف عوام میں مایوسی اور بددلی پھیل رہی ہے۔ اور دوسری طرف بیرونی ممالک میں پاکستان کے وقار کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں مخلصانہ تعاون کی اپیل کرتا ہوں تاکہ سیاسی راہنما دستور سازی کی راہ میں رکاوٹیں نہ پیدا کریں۔ اور پاکستان کا آئین جمہوری اور اسلامی بنیادوں پر بنایا جائے۔

ایک یونٹ

وزیر اعظم نے مزید کہا۔ کہ ایک اور اہم مسئلہ ایک یونٹ کا قیام ہے۔ جو ہمارے آئین کا ایک حصہ ہے۔ پوری قوم ایک یونٹ کے منصوبہ کی دلی حمایت کر رہی ہے۔ لیکن چند خود غرض لوگوں کا ایک گروہ اس کی مخالفت کر رہا ہے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ ایک یونٹ کے پس پردہ وہی جذبہ ہے۔ جو قیام پاکستان کی تحریک میں کارفرما تھا۔

کشمیر

چوہدری محمد علی نے مسئلہ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم مقبوضہ کشمیر کے عوام کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے سلسلہ میں عوام میں جو شدید جذبات کار فرما ہیں مجھے ان کا احساس ہے اور میں اس فکر و تشویش سے بھی اچھی طرح واقف ہوں جو کشمیر کے تصفیہ کے لئے قائد اعظم کو لاحق رہتا تھا۔ لوگوں کا مطالبہ ہے کہ انہیں اپنا فیصلہ خود کرنے دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر کو حق خود ارادیت دینا ایک بین الاقوامی عہد ہے جس میں اقوام متحدہ اور ہندوستان بھی برابر کے شریک ہیں۔

اس وقت قوم میں وحدت فکر و عمل کی ضرورت ہے میں نے اسی ماہ کل جماعتی کانفرنس بلانے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ کشمیر پر تبادلہ خیالات ہو سکے۔

آبادکاری

وزیر اعظم نے بتایا کہ ایک اور اہم مسئلہ مہاجرین کی آبادکاری کا ہے۔ پاکستان میں دس لاکھ مہاجرین آئے ہیں جن میں سے بیشتر آباد کئے جا چکے ہیں۔ اور کچھ آباد نہیں ہوئے۔ میری حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ آبادکاری کی رفتار تیز تر کر دی جائے۔ میں ملک کے مخیر طبقہ سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ حکومت کی امداد کریں تاکہ کام جلدی مکمل ہو سکے۔

مصر میں زلزلہ سے ۲۴ اشخاص ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے

قاہرہ ۱۳ ستمبر۔ کل مشرقی بحیرہ روم۔ قاہرہ۔ سکندریہ۔ بیت المقدس اور قبرص میں زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ قاہرہ میں بعض عمارتیں گر جانے کی وجہ سے ۱۶ اشخاص ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ ان میں سکولوں کے کچھ بچے بھی شامل ہیں جو زلزلہ کے وقت اپنے جماعتی حلقوں میں بیٹھے پڑھ رہے تھے۔ نیل کے ڈیلٹائی علاقہ سے آٹھ افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہونے کی بھی اطلاع ملی ہے۔ سکندریہ میں بعض عمارات کو شدید نقصان پہنچا ہے قبرص سے کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

جمال سالم پاکستان آئیں گے

کراچی ۱۳ ستمبر۔ مصر کے نائب وزیر اعظم ونگ کمانڈر جمال سالم پاکستان کے دو ہفتے کے ۱۸ ستمبر کو کراچی پہنچ رہے ہیں آپ پاکستان کے مختلف شہروں کا دورہ کریں گے۔ اور یہاں سے قاہرہ روانہ ہو جائیں گے۔ آپ آجکل ہندوستان کا دورہ کر رہے ہیں۔

ترکی فوج کے تین جرنیل برطرف

انقرہ ۱۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ترکی کی فوج کے تین جرنیلوں کو برطرف کر دیا گیا ہے ان کی برطرفی کی وجہ بیان نہیں کی گئی۔

کلکتہ میں نئے پاکستانی ڈپٹی ہائی کمشنر

کراچی ۱۳ ستمبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ سابق وزیر مملکت برائے مالیات مسٹر مرتضےٰ رضا چودھری کو کلکتہ میں پاکستان کا ڈپٹی ہائی کمشنر مقرر کیا ہے۔ مسٹر چودھری پرانی دستور ساز اسمبلی کے رکن اور ممتاز مسلم لیگی راہنما ہیں۔ آپ کو خواجہ نصر اللہ کی جگہ جو کچھ عرصہ ہوا کلکتہ میں فوت ہو گئے تھے مقرر کیا گیا ہے۔

سوڈان کی فوجی بغاوت کی تحقیقات

مجرموں پر مقدمے چلائے جائیں گے

قاہرہ ۱۲ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جنوبی سوڈان میں پچھلے دنوں جو فوجی بغاوت ہوئی تھی حکومت سوڈان نے اس کے اسباب و علل دریافت کرنے کے لئے تین افراد پر مشتمل ایک کمیشن قائم کیا ہے۔ تحقیقات کے بعد جو لوگ مجرم ثابت ہوں گے۔ ان پر مقدمات چلائے جائیں گے۔

بعدالت خان عبدالحمید خان بی اے ایل ایل بی اسسٹنٹ کسٹوڈین صاحب بہادر

ڈسٹرکٹ ہزارہ - ایبٹ آباد

شیخ فرید ولد گوپال سنگھ قوم مسلمان ساکن ہری پور - سائل - بنام اے آر سی - ہزارہ مسئول الیہ

دعویٰ استقرار یہ تحت دفعہ ۱۸ آرڈیننس نمبر ۱۵ بدین مراد کہ مکان میونسپلٹی نمبر ۷۲-۶ محکمہ کسٹوڈین نمبر H/۹۹۱/C موقوعہ ہری پور جائیداد متروکہ نہیں ہے۔ بلکہ سائل کا مملوکہ ہے۔

مقدمہ عنوان بالا میں مدعی نے دعویٰ دائر کیا ہے۔ لہذا عوام الناس کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جس کسی کو مقدمہ ہذا پر کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ بتاریخ ۲۲ ستمبر ۱۹۵۵ء کو اس عدالت میں حاضر ہو کر جوابدہی مقدمہ کریں۔ ورنہ کارروائی ضابطہ یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ آج بتاریخ ۵ ستمبر ۱۹۵۵ء کو ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(دستخط کسٹوڈین) (مہر عدالت)

حضرت مصلح موعود کا سخت تاکیدی فرمان

ہر احمدی جو اپنی زبان سے دوسروں کو تبلیغ کر سکنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اگر وہ اپنے اوقات میں سے تبلیغ کے لئے وقت نہیں دیتا تو یقیناً ایک فریضہ کو ادا نہ کرنے کی وجہ سے ایسا ہی گنہگار ہے۔ جیسے نماز کا تارک گنہگار ہے۔ جو احباب زبان سے تبلیغ نہیں کر سکتے وہ ہمارے لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ کر سکتے ہیں

عبداللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

الفضل کا خطبہ نمبر

خود بھی منگوائیں اور اپنے ملنے جلنے والوں کے نام بھی جاری کرائیں!

قیمت صرف پانچ روپے سالانہ

(مینجر روزنامہ الفضل ربوہ)